یہ حدیث دکھاؤ۔ اگر نہ دکھاسکو اور ہرگز نہ دکھاسکوگے، توجب بروز حشر یہ آیت اور حدیث نبوی تمہارے سامنے کرکے تم سے سوال کیا جائیگا کہ تم نے ایسے غیر صادق مفتری کو کیوں مانا؟ تو انصاف سے بتلاؤ اُسوقت تمہارے پاس کیا جواب ہوگا؟

ناظرین کرام! اس روایت کسوف خسوف سے استدلال کرتے ہوئے مرزا صاحب نے جوجو کارستانیاں کی ہیں وہ سب کی ایک ایک کرکے آپ کے سامنے آچکی ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ اُنہوں نے جس کسوف خسوف کو اپنی صداقت کیلئے آسمانی شہادت بناتے ہوئے دارقطنی کی روایت کا مصداق بنانے کی کوشش کی ہے، اس میں وہ حق بجانب ہیں یا نہیں۔ خاکسار نے ان کی تمام دلائل کا مغالطات سے پُر، اغلاط سے مملو، سقم سے بھرا ہوا ہونا اور کذبات سے آلودہ ہونا ظاہر کرکے ان کی اس عظیم الشان دلیل کو بفضلہ تعالےٰ ہرطرح پائمال کردیا ہے۔ فللہ الحمد۔

اب میں خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہم تمام مسلمانوں کو قادیانی شر سے محفوظ رکھے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

خاکسار محمد عبداللہ معمار (خادم امت مرزا)

مدیر	ضرورت ہوئی تو یہ مضمون کتابی صورت میں یکجا چھاپا جائیگا۔ انشاءاللہ۔

بائیبل میں لفظ "باپ" کے صحیح معنے

"مرزا صاحب اپنے کو ابن اللہ اور ولد اللہ کہا کرتے تھے۔ اور انجیل میں مسیح کو ابن اللہ کہا گیا ہے۔ اس مناسبت سے یہ مضمون درج ہے۔"

اس میں شک نہیں کہ موجودہ اناجیل میں حضرت یسوع کی زبان سے خدا کو "باپ" کے لفظ سے اکثر دفعہ پکارا گیا ہے جس سے عیسائیوں نے خدا کو

باپ اور یسوع کو خدا کا بیٹا سمجھ لیا ہے۔ بلکہ عیسائی اعتقاد کا یہ بنیادی پتھر ہے کہ حضرت یسوع کو خدا کا بیٹا سمجھا جائے۔ مگر حضرت یسوع کے مندرجہ ذیل فرمودہ کلام سے انجیلی لفظ "باپ" کی صحیح تفسیر صاف حل ہو جاتی ہے کہ باپ کے معنے پدر نہیں بلکہ خالق کے ہیں۔ دیکھو فرمان یسوع

"زمین پر کسی آدمی کو تم باپ کہکر مت پکارو۔ کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے" (انجیل متی باب ۲۳ درس ۹)

اس عبارت میں غور کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یسوع نے جو لفظ "باپ" کہا ہے اسکے معنے خالق کے ہیں نہ کہ باپ کے۔ کیونکہ یہاں اس لفظ کو اگر باپ کے معنوں میں استعمال کیا جائے تو حضرت یسوع کا کلام بالکل فضول ہو جائیگا۔ جیسا کہ زمین پر تو ہر ایک شخص کا ایک باپ ضرور ہے جس کے نطفہ سے کہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ ایسے حقیقی باپ کو باپ کہکر پکارنے سے دنیا کا کوئی مذہب یا کوئی قوم منع نہیں کرتی۔ بلکہ خود یسوع بھی منع نہیں کر سکتے۔ خدا کو باپ مانکر ہر ایک کے دو باپ بنجاتے ہیں۔ مگر حضرت یسوع کا فرمان ہے کہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے۔ پس خالق ضرور ایک ہی ہے اور وہ ہے بھی آسمان پر۔ اس طرح یسوع نے خدا کو جو باپ کہا تو باپ کے معنے خالق کے ہوئے نہ کہ پدر کے۔ پھر حضرت یسوع کا یہ حکم تمام عیسائیوں کیلئے ہے۔ جبکہ تمام عیسائی خدا کو باپ پکار کر خود خدا کے بیٹے نہیں بن سکتے بلکہ مخلوق ہی رہتے ہیں۔ تو حضرت یسوع کیلئے کونسی تخصیص ہے کہ وہ خدا کو باپ پکار کر خدا کے بیٹے بن سکتے ہیں؟

نیز حضرت یسوع کی اس ممانعت کے باوجود کہ زمین پر کسی آدمی کو تم باپ کہکر مت پکارو۔ یورپ کے تمام پادری فادر (باپ) کے خطاب سے پکارے جاتے ہیں۔ یہ ہے حضرت یسوع کے احکام کی اس کی امت میں سمجھ اور تعمیل

(محمد اسماعیل پھرالوی)